خلاصہ درس ۵۳

دوسرا معنوی عامل: فعل مضارع کا عامل ہے۔

اور وہ ہے فعل کے شروع میں حروف زائدہ [اتین] میں سے کسی ایک کے ذریعہ اس کی اسم سے **شباہت**۔

چنانچہ جس طرح اسم مثلاً رَجُلٌ تمام بنی آدم کے درمیان مشترک ہے اور ال کے ذریعہ [اَلرَّجُلُ] مختص ہو جاتا ہے اسی طرح فعل مضارع حال و استقبال کے درمیان مشترک ہوتا ہے اور سین وسوف کے ذریعہ مختص ہو جاتا ہے۔ یہی **شباہت** [جو ایک معنوی چیز ہے] اس کے رفع کا عامل ہے۔ یہ مصنف کا نظریہ ہے۔ اس کے علاوہ دو نظریے اور ہیں:

کوفیوں کا نظریہ ہے کہ فعل مضارع کا عوامِل نصب و جزم سے خالی ہونا ہی اس کے رفع کا عامل ہے یعنی عوامل لفظی سے خالی ہونے کی وجہ سے فعل مضارع مرفوع ہوتا ہے۔

بصریوں کا نظریہ ہے کہ اسم کی جگہ پر فعل مضارع کا استعمال ہونا اس کے رفع کا عامل ہے بشرطیکہ ناصب وجازم سے خالی ہو۔ جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ کے بجائے زَيْدٌ يَضْرِبُ کہا جائے بشرطیکہ ناصب وجازم سے خالی ہو۔

فعل مضارع کی اسم سے شباہت

۱۔ **اشتراک و تخصیص**: یعنی جس طرح اسم (رَجُلٌ) بغیر ال کے تمام افراد میں مشترک ہوتا ہے اور ال کے ذریعہ [اَلرَّجُلُ] خاص فرد سے مخصوص ہو جاتا ہے اسی طرح فعل مضارع بھی حال واستقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے اور سین اور سوف کے ذریعہ ان میں سے کسی ایک سے مخصوص ہو جاتا ہے۔

۲۔ **معرب ہونا**: جس طرح اسم معرب رہتا ہے اسی طرح افعال میں سے صرف فعل مضارع معرب ہوتا ہے جب تک نون تاکید یا نون جمع مؤنث اس سے متصل نہ ہو۔

اخفش کہتے ہیں کہ عوامل ۱۰۰ نہیں ہیں بلکہ ۱۰۱ ہیں، اس لئے کہ ان کے نزدیک معنوی عوامل صرف دو یعنی مبتدا وخبر اور مضارع میں نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان کے علاوہ صفت کا عامل بھی معنوی ہوتا ہے۔

جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ كَرِيْمٌ۔ اس میں رَجُلٌ فاعلیت کی وجہ سے مرفوع ہے لیکن كَرِيْمٌ اس کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ چنانچہ صفت، مرفوع کی صفت ہو تو مرفوع، منصوب کی صفت ہو تو منصوب اور مجرور کی صفت ہو تو مجرور ہوتی ہے اور یہ ایک معنوی عامل ہے۔

لیکن اخفش کے برخلاف مشہور اور تمام نحویوں کے نزدیک عوامل سو ہی ہیں اس سے زیادہ نہیں ہیں۔ کیونکہ صفت توابع میں سے ہے اور تابع کا وہی اعراب ہوتا ہے جو متبوع کا ہوتا ہے لہذا اس کا عامل بھی متبوع کا عامل ہی قرار پائے گا۔